والدین

فریدہ احسن اکیڈمی

تو انہیں اُف بھی نہ کہو ۔ سورۃ اسراء

فرسیہ احسن

والدین

صلہ رحمی (رشتہ جوڑنا)

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ قطع رحمی (رشتہ توڑنا) کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بخاری:922)

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اور اس کی عمر دراز ہو تو اسے چاہیے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری:923)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ شخص ہے جب اس سے ناطہ توڑا جائے تو وہ اس کو ملائے۔ (بخاری:929)

صلہ رحمی کی ترتیب

صلہ رحمی کی شروعات کہاں سے کی جائے اور ہماری صلہ رحمی کا کون سب سے زیادہ حقدار ہے، اس کے متعلق بھی نبی ﷺ نے ہمیں تعلیم دی ہے۔

لوگوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ ہم کس کے ساتھ حسن سلوک کریں؟ فرمایا والدہ کے ساتھ پھر پوچھا کس کے ساتھ فرمایا اپنے والد کے ساتھ پوچھا جو جتنا زیادہ قریب ہو اس کے ساتھ۔ (ابن ماجہ:539)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالی تمہیں اپنی ماؤں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم فرماتے ہیں تین بار یہی فرمایا

اللہ تعالی تمہیں اپنے باپوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں۔اللہ تعالی تمہیں نزدیک تر رشتہ دار سے حسن سلوک کی تاکید فرماتے ہیں پھر اسکے بعد جو نزدیک تر ہو۔(ابن ماجہ 542)

نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا میں آدمی کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ میں آدمی کو والدہ کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔ تین بار یہی فرمایا میں آدمی کو اپنے والد کے ساتھ نیز مولی (غلام، آقا، دوست، رشتہ دار) کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ ان کی طرف سے اسے ایذاء پہنچے۔ (ابن ماجہ:538)

ماں

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہے تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔(لقمن 14)

جنت ماں کے قدموں تلے ہے۔(نسائی)

ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، عرض کیا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں، پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ۔(بخاری:911)

نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی اور حقداروں کا حق نہ دینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا حرام کیا ہے اور تمہارے لیے قیل و قال اور سوال کی زیادتی اور مال کے ضائع کرنے کو مکروہ سمجھا ہے۔(بخاری:915)

اسماءبنت ابی بکرؓ کہتی ہیں کہ میرے پاس میری ماں جو مسلمان نہیں ہوئی تھی، نبیﷺ کے زمانہ میں آئی تو میں نے نبیﷺ سے پوچھا کیا میں اس سے صلہ رحمی کروں؟ آپﷺ نے فرمایاہاں۔(بخاری:918)

والد

رسول اللہﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی اولاد اپنے والد کا حق ادا نہیں کر سکتی الا یہ کہ والد کو ملوک غلام پائے تو خرید کر آزاد کر دے۔(ابن ماجہ:540)

والدین

آپ سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں کہہ دو جو مال بھی تم خرچ کرو وہ ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا حق ہے اور جو نیکی تم کرتے ہو سو بے شک اللہ خوب جانتا ہے۔(البقرۃ:215)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ اور رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں سے اچھا سلوک کرنا اور لوگوں سے اچھی بات کہنا اور نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا پھر سوائے چند آدمیوں کے تم میں سے سب منہ موڑ کر پھر گئے۔(البقرۃ:83)

کہہ دو آؤ میں تمہیں سنادوں جو تمہارے رب نے تم پر حرام کیا ہے یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور تنگدستی کے سبب اپنی اولاد کو قتل نہ کرو ہم تمہیں اور انہیں رزق دیں گے اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے اللہ تمہیں یہ حکم دیتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ۔(الانعام151)

والدین کے حقوق

اور اللہ کی بندگی کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور قریبی ہمسایہ اور اجنبی ہمسایہ اور پاس بیٹھنے والے مسافر اور اپنے غلاموں کے ساتھ بھی نیکی کرو بے شک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔(النساء:35)

ایک مرد نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ والدین کا اولاد کے ذمے کیا حق ہے؟ فرمایا وہ تمہاری جنت ہیں (یا) دوزخ ہیں۔(ابن ماجہ:543)

والدین جنت کا دروازہ ہیں اب تم اس دروازہ کو ضائع کر دو یا اس کی حفاظت کرو۔(ابن ماجہ:543)

اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تعالی کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔(طبرانی)

والدین کے مالی حقوق

جیسا کہ ہم جانتے ہیں وراثت میں والدین کا بھی حق ہے جو کہ جب تقسیم وراثت ہوتی ہے تو مل ہی جاتا ہے لیکن جب ریاست کا قانون ابھی نازل بھی نہیں ہوا تھا اس وقت بھی اللہ تعالی نے ماں باپ کے لئے معروف طریقے پر وصیت کا حکم دیا ہے۔ اس سے ہمارے اوپر ان کی حقوق اور ذمہ داری کا اندازہ ہوتا ہے۔

تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت آپہنچے اگر وہ مال چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے مناسب طور پر وصیت کرے یہ پرہیزگاروں پر حق ہے۔(البقرۃ:180)

والدین کی خدمت

اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، پھر خاک آلود ہو، پھر خاک آلود ہو جس نے اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی عمر میں پایا اور (ان کی خدمت کرکے) جنت میں نہ گیا۔ (مسلم)

افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم پیار اور عزت کا فرق بھول گئے ہیں اور والدین کو جھڑک دینا اپنا حق سمجھتے ہیں۔ اگر ہماری کوئی شے ذرا سی اِدھر سے اُدھر ہو جائے تو ہم ایک ہنگامہ برپا کر دیتے ہیں اور ان سے چیخنے اور غصہ کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے کہ میں نے ہزار بار منع کیا ہے کہ میری چیزوں کو کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ جبکہ وہ یہ کام بھی ہمیں سکون دینے کی نیت سے کرتے ہیں اور اس پر ہماری ناراضگی کو دیکھ کر ہمیں منانے کی کوششیں کرتے اور ہمیں سوری سوری کہتے رہ جاتے ہیں۔ ہم تو یہ بھی بھول گئے جب بچپن میں ہم نے ان کے ڈاکیومینٹس پر انک گرادی تھی یا چائے کو ٹھوکر مار کر ان کی محنت سے بنائی ہوئی رپورٹ کو خراب کر دیا تھا یا امی کی میک اپ کی چیزوں کو خراب کیا ان کی لپ اسٹک کو کھایا مگر انہوں نے ہمیں اتنا نہیں جھڑکا اور ہمیں سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی۔

قرآن اللہ کا کلام ہے اور والدین کی عزت اور اکرام کرنے کا مشورہ نہیں بلکہ حکم دیا گیا ہے۔ دنیاوی خطروں سے تو ہم ڈر جاتے ہیں ہائے کاش کہ ہم اللہ کی محبت میں اس کی ناراضگی کے خوف سے اس کے حکم کو سننا بھی سیکھ جائیں۔

اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اُف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جِھڑکو

اور ان سے ادب سے بات کرو۔ اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں پالا ہے اسی طرح تو بھی ان پر رحم فرما۔(الاسراء 23-24)

- ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا کیا میں جہاد کروں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ کیا تیرے والدین ہیں؟ اس نے جواب دیا ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا تو ان دونوں میں جہاد کر (یعنی خدمت کر)۔(بخاری:912)

والدین کو گالی

- اپنے والدین کو گالی دینے والے پر اللہ تعالی کی لعنت ہے۔(حاکم)

(★لعنت اللہ کی رحمت سے دوری کا نام ہے۔)

- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت کرے، کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنے ماں باپ پر کس طرح کوئی لعنت کر سکتا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایک آدمی دوسرے کے باپ کو گالی دے تو وہ اس کے ماں اور باپ کو گالی دے گا۔(بخاری حدیث:913)

والدین کی نافرمانی

- اللہ تعالی کے ساتھ شرک اور والدین کی نافرمانی کبیرہ گناہوں میں سے ہیں۔(ترمذی)
- تین آدمیوں پر اللہ تعالی نظر کرم نہیں فرمائے گا۔

1. والدین کا نافرمان
2. عادی شرابی
3. احسان جتلانے والا(نسائی)

تین آدمی جنت میں داخل نہیں ہوں گے۔

1. والدین کا نافرمان

2. دیوث

3. مردوں کی مشابہت اختیار کرنے والی عورت(نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے کبیرہ گناہوں کا ذکر فرمایا، یا آپ ﷺ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ساتھ شریک کرنا، کسی جان کا ناحق قتل کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں اور فرمایا کہ جھوٹ بولنا یا جھوٹی گواہی دینا۔(بخاری:917)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑا گناہ نہ بتاؤں؟ ہم لوگوں نے عرض کیا کہ ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، اس وقت آپ ﷺ تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے، پھر (سیدھے ہو کر) بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، سن لو! جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا، آپ اسی طرح (بار بار) فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کہ آپ خاموش نہ ہوں گے۔(بخاری:916)

والدین کی نافرمانی کی اجازت

مگر یاد رہے کہ والدین کی ہر موقع پر اندھی تقلید کا حکم نہیں ہے جب کہ وہ آپ کو شرک کا حکم دیں اس صورت میں حکم پر عمل نہیں کیا جائے گا، لیکن ان کے سامنے اپنے کندھے جُھکا کر اور اخلاق سے بات کی جائے کسی بھی صورت میں کسی بداخلاقی کا کوئی جواز نہیں ملتا۔اور نہ ہی فرائض کو اس وجہ سے چھوڑنے کی اجازت ہے کیونکہ والدین ناراض ہو رہے ہیں۔

اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی ہے اس کی ماں نے ضُعف پر ضُعف اٹھا کر اسے پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھڑانا ہے تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کرے میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔ اور اگر وہ تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائیں جس کو تو جانتا بھی نہ ہو تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اس کے ساتھ نیکی سے پیش آ اور ان لوگوں کی راہ پر چل جو میری طرف رجوع ہو گئے پھر تمہیں لوٹ کر میرے پاس آنا ہے پھر میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کیا کرتے تھے۔(لقمن 14-15)

والدین کے انتقال کے بعد حقوق

ایک مرد حاضر ہوئے اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کے حسن سلوک کی کوئی صورت میرے لئے (فرض) ہے؟ فرمایا جی ! تم ان کے لیے دعا و استغفار کرو اور انکی وفات کے بعد انکے وعدوں کو نبھانا، انکے ملنے والوں کا اعزاز و اکرام کرنا اور انکے خاص رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا۔(ابن ماجہ:545)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں مرد کا درجہ بلند کر دیا جاتا ہے تو وہ عرض کرتا ہے کہ یہ کیسے ہوا؟ (میرے عمل تو اتنے نہ تھے) ارشاد ہوتا ہے کہ تمہاری اولاد کے تمہارے حق میں استغفار کے سبب۔
(ابن ماجہ 541)

والدین کی بچوں کے لیے زمہ داری اور فرائض

جب مسلمان اپنی بیوی بچوں کی ذات پر کار ثواب سمجھ کر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہو جاتا ہے۔

اولاد کی تعلیم

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی اولاد کا خیال رکھو اور انکو اچھے آداب سکھاؤ۔(ابن ماجہ 552)

اولاد کی آخرت سنوارنا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو اس آگ سے جس کا ایندھن انسان ہیں اور پتھر ہیں جس پر نہایت تند خو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہیں جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو کچھ انہیں حکم دیا جاتا ہے اسے بجالاتے ہیں۔(سورۃ التحریم، آیت 6)

کہو! خسارے میں رہنے والے لوگ وہ ہیں جنہوں نے قیامت کے روز اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو خسارے میں ڈالا خوب سن لو، یہی کھلا خسارہ ہے۔(الزمر، آیت 15)

اولاد کو پیار

ایک اعرابی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں، ہم تو بوسہ نہیں دیتے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دلوں سے رحمت کو کھینچ لی ہے تو اس میں کیا کروں۔(بخاری:936)

حضرات حسن و حسینؓ دوڑتے ہوئے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ ﷺ نے ان دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا ذریعہ ہے۔(ابن ماجہ:547)

اولاد میں انصاف کرنا

مجھ کو میرے والد نے کچھ عطیہ دیا عمرہ بنت رواحہ نے کہا میں راضی نہیں ہوں گی جب تک کہ رسول اللہ

کو گواہ نہ بناؤ تو انہوں نے کہا کہ میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بنت رواحہ کے بطن سے ہے ایک عطیہ دیا تو عمرہ نے مجھ کو حکم دیا یا رسول اللہ ﷺ کہ میں آپ کو گواہ مقرر کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا ایسا ہی تمام بچوں کو تو نے دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل کا لحاظ رکھو انہوں نے وہ ہبہ (تحفہ) واپس کرا لیا اور ان کے بیٹے نے واپس کر دیا۔

- (ایک شخص) نے عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اتنا ہی دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو اس کو واپس لے لے۔

اولاد کے لیے متاع چھوڑ کر جانا

نبی ﷺ نے اس کی تعلیم دی کہ کوئی مرتے وقت اپنی جائداد اللہ واسطے دے کر اپنی اولاد کو مفلس چھوڑ کر نہ جائے۔ اس معاملے میں اعتدال کی روش اختیار کرنے کی تلقین ہے۔

- عامر بن سعدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ میرے پاس مال ہے کیا میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، میں نے پوچھا نصف مال میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا ثلث میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ثلث میں کر سکتے ہو، اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے اور فرمایا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا تمہارے لیے اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں ایسی حالت میں چھوڑو کہ تنگدست ہوں اور لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم ان کی ذات پر جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ تمہارے لیے صدقہ ہے، یہاں تک کہ وہ لقمہ جو تم اپنی بیوی کے منہ میں دیتے ہو اور شاید اللہ تمہاری عمر دراز کرے کہ تم سے ایک قوم کو فائدہ ہو اور دوسری کو نقصان۔

بیٹیوں کے خیال کرنے پر اضافی اجر

ام المومنین سیدہ عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی اسکے ساتھ اسکی دو بیٹیاں بھی تھیں ام المومنین نے اسے تین کھجور دیں اس نے دونوں کو ایک ایک دے کر تیسری بھی آدھی آدھی ان میں تقسیم کر دی ۔ام المومنین فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے ساری بات عرض کر دی۔ فرمایا کیا عجب ہے کہ وہ عورت اس عمل کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گئی۔(ابن ماجہ:549)

جسکی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر صبر کرے اور انہیں کھلائے پلائے۔ پہنائے اپنی طاقت اور کمائی کے مطابق تو یہ تین بیٹیاں روز قیامت اس کے لیے دوزخ سے آڑ اور رکاوٹ کا سبب بن جائیں گی۔
(ابن ماجہ:550)

نبی ﷺ نے فرمایا میں تمہیں افضل صدقہ نہ بتاؤں؟ تمہاری بیٹی جو (خاوند کی وفات یا طلاق کی وجہ سے) لوٹ کر تمہارے پاس آگئی، تمہارے علاوہ اسکا کوئی کمانے والا بھی نہ ہو۔(ابن ماجہ:548)

بیٹیوں کے نکاح میں ان کی منظوری کا اہتمام کرنا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیوہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے اور نہ کنواری کا بغیر اس کی اجازت کے، صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کنواری کی اجازت کس طرح معلوم ہو سکتی ہے؟ فرمایا کہ اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔(بخاری 123)

خنساء بنت خذام انصاریہ کہتی ہیں کہ میرے والد نے ایک جگہ میرا نکاح کر دیا اور میں ثیبہ تھی اور مجھے وہ نکاح منظور نہ تھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا، تو آپ ﷺ نے میرا نکاح کر مسخ کر دیا۔
(بخاری:125)